۲۸ اگست

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر [illegible]	سنہ [illegible]ء	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے	جلد ۴۴

بائیبل یا قرآن ۱۰ر
مسیح ابن اللہ ۲ر
میزان الحق ۳ر
طریق الحیات ۲ر
کشف القرآن ۶ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۳ر
تواریخ محمدی ۳ر
تعلیم محمدی ۳ر
دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام ۲ر
دعوت اسلام ۶ پائی
گنجینۂ اسلام رومن ۸ر
بیگناہ نبی ۳ پائی
فارقلیط "
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل "
حضرت محمدؐ "
انجیل شریف کی صحت و درستی "
اسماء الٰہی "
خدا کے دس حکم "
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں "
مسیح یا محمد "
نماز "
سچا اسلام "
قرآن "
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا "
یسوع مسیح "
سورہ فاتحہ "
ہمارا شافع کون ہے "

اثمار شیریں ۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی "
انصاف کا دن "
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول ۴ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۳ر
اصلاح زراعت ۶ پائی
اصلاح اخلاق ۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۶ پائی
شادی کی بابت خیالات "
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی ار
اُردو کی پہلی کتاب ار
اُردو کی دوسری کتاب ۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ ڈکنز صاحب کا ار
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۳ر
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۶ پائی
" " " " پنجابی اُردو حروف "
" " " " رومن اُردو "
" " " " گورمکھی "

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی ار
" مرقس کی انجیل پر گورمکھی ار
" لوقا کی انجیل پر " ار
" یوحنا کی انجیل پر " ار

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا ۱۲ر
حل مشکلات حصہ اول ۶ر
تحقیق بائبل ۳ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائبل ۱۲ر
حیات مسیح ۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۳ر
راہ زندگی ۱۲ر
موازنۂ مذاہب رومن ۸ر
مسیح کی تعلیم ۳ر ۸ر ۱۲ر
القاب مسیح ۳ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیئے ۳ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۳ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر
ابن حور اُردو ۸ر - طلائی شمعدان ۳ر
روح سے معمور زندگی ۳ر
طریق دعا ۳ر
شعلۂ نور حصہ اول و دوم ۵ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر



نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۲۸ اگست ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

ارل کچنر کی نئی فوج میں ستر ہزار آدمی بھرتی ہو گئے ہیں۔

جرمنی تجارت پر قبضہ حاصل کرنے کیلئے فرانس بھی وہی طریقے اختیار کر رہا ہے جو انگلینڈ نے اختیار کئے ہیں۔

انڈین آفس میں ریٹائرڈ انڈین سیویلین اور افسروں نے درخواستیں بھیجی ہیں جن میں انہوں نے سرکار کے حضور اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

ایک سو جاپانی طلبا جرمنی سے انگلستان میں آ گئے ہیں۔ وہ کسی قسم کی بدسلوکی کی شکایت نہیں کرتے۔ مگر انہوں نے بہت سی حادثات اس امر کی سنی ہیں کہ فرانسیسیوں اور روسیوں کے ساتھ قدر بدسلوکی کیا جاتا ہے۔ اور اس بات کا ان کو خطرہ ہے کہ اگر کوئی یورپین مکے درمیان سفارتی رشتہ ٹوٹ گیا تو جاپانیوں کیساتھ بھی ویسا ہی سلوک ہوگا۔

اوسٹینڈ کا نامہ نگار فوقہ کہتا ہے کہ بلجیم کی فوج اچھی حالت میں ہے۔ بیج اور نامور کے تمام قلعے خوب مقابلہ کر رہے ہیں۔

فرانسیسی فوج السس میں ترقی کر رہی ہے۔

اٹلی میں عام جوش اس امر کا پھیلا ہوا ہے۔ کہ اٹلی اتحاد ثلاثہ کی طرف سے جنگ کریگی۔ رائٹر کے نامہ نگار کو جو اشاعت ہے۔ با اختیار افسروں سے معلوم ہوا ہے کہ اتحاد ثلاثہ کی جانب سے جو اٹلی مخالفت دینے والی ہے وہ صرف چند روز کا سوال ہے۔

کنیڈین ہوس آف کامنز نے جنگ کے لئے ۵ ملین ڈالر کا دینا منظور کر لیا ہے۔

کنیڈین پیریزنٹ نے اس تجویز پر غور کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ کہ کنیڈا بلجیم کے زخمیوں کے لئے ایک ہسپتال دیکر اس کی عظمت کی قدر کرے۔

روسیوں نے ایک جنگ کے بعد السٹر برگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمنی نے گرانڈ ڈیوک نکولس کہتا ہے کہ جیسا میں جو فتح حاصل ہوئی ہے ۔ اس کا سہرا جنرل رین کمپ کے فوج کے سر پر ہے۔

سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ روسیوں نے گرانب پر قبضہ کر لیا ہے۔

۲۲ اگست کی خبر ہے کہ جرمنی نے گمنبٹ اور ورشٹ پر قبضہ کر لیا ہے۔

جرمن نے صوبہ بلجیم پر دو ملین جنگ کا چندہ قائم کیا ہے۔

بعض کی خبر ہے کہ جرمن نے بلجیم سے نصف ملین چندہ اور لیا ہے۔

ہنگ سٹون اور واشنگٹن کے درمیان جہاز بھیج رہے ہیں۔

برٹش کونسل نے برطانوی رعایا کو راستہ چھوڑ دینے کا اعلان دیدیا ہے۔

فرانس اور انگلینڈ نے ٹرکی کو وعدہ دی ہے کہ ہمیں ٹرکی کی دیانتداری پر کچھ شبہ نہیں ہے اس قسم کا یقین روس نے بھی اسکو دلایا ہے۔

تاربرقیات

۲۱ اگست لندن - نش سے جو خبریں کل وصول ہوئی ہیں اس سے ظاہر ہے کہ سرویانی صدر مقامات اعلان کرتے ہیں کہ اس جنگ میں جو درینا کے قریب چار روز تک جاری رہی - اس میں سرویوں نے پوری پوری فتح حاصل کی ہے۔ آسٹریوی فوج کا ہر ایک جز دریائے درینا کو عبور کر چکا تھا - وہ برباد کر دیا گیا - دشمن کا سخت نقصان ہوا فوج کے کئی ہزار آدمی اسیر کر لیے۔

۲۱ اگست لندن - جرمن نے برسلز پر قبضہ کر لیا ہے - اور ان کے ایک بھاری دستہ بھی آگیا۔

۲۲ اگست لندن - جرمنی اسیران جنگ جن میں ۱۸ افسر ۳۰۴ آدمی ہیں - زیر نگرانی مسلح فوج کے برو گو سے ڈوکنگ کو روانہ ہو گئے ہیں سمجھتے ہیں کہ وہ لیجائے جائیں گے۔

۲۳ اگست لندن - جرمن نے جاپان کے الٹیمیٹم کا جواب نہیں دیا - اس کی میعاد اتوار کی صبح ۵ بجے ختم ہو چکی ہے -

۲۴ اگست لندن - کالونیز آبادیات جدیدہ میں برطانوی رعایا کی طرف سے برابر اظہار نمک حلالی اور وفاداری ہو رہا ہے - چنانچہ نواسکوشیا نے ...... ۱۰۰۰ من کوئلہ نذر کیا ہے اونٹیریو ...... ۵ ڈالر نذر کرنے والا کہ اور ٹورانٹو کا ایک کروڑپتی ایک توپخانہ اور جہاز دینے کی توقع کرتا ہے۔

۲۲ اگست بمبئی - ٹائمز کا خاص نامہ نگار جو بیلجیم میں ہے کہتا ہے کہ فرانسیسیوں نے پیرس کے رضاکاروں کے بھیجے ہیں جن میں چقندر کی جڑیں اور گاجر وغیرہ تھیں - جو کئی دن تک ان کے لئے بطور خوراک کافی ہوں - فرانسیسی کمسریٹ بڑی عمدگی سے رسد بہم پہونچا رہا ہے - نامہ نگار بیلجیم میں فرانسیسی عجیب وغریب کارہائے نمایاں کا ذکر کرتا ہے - ایک جوسرا اور ایک جنٹر نے ملکر جرمن رسالہ کی تمام کمپنی کا تعاقب کیا اور دس کمپنیاں مار ڈالیں

۱۹ اگست لندن - ٹائمز کا نامہ نگار جو سینٹ پیٹرز برگ میں تھا کہتا ہے کہ سرحد کی آسٹری سمت میں بہیر روسی پلٹنوں کا تپاک سے خیر مقدم کیا گیا ہے - افسران اور کل سپاہیوں کے درمیان اچھی سپرٹ کام کر رہی ہے - ان کا کھانا اور کپڑا بہت عمدہ ہے - وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ جرمن ماہرین جنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ کھوئے ہوئے موقعہ کو اب حاصل نہیں کر سکتے۔

۲۲ اگست کلکتہ - آج کی تاریخ کا ایک کولمبو پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹائمز آف سیلون کی ایک خاص تار برقی مظہر ہے کہ نیویارک کی ایک سنڈیکیٹ تجویز کر رہی ہے کہ جرمن لائیڈ اور ہمبرگ امریکہ کے سب سے بڑے اٹھارہ جہاز خرید کر جو اب نیویارک میں ہیں ان کو امریکن جھنڈے کے نیچے استعمال کریں - انگلستان میں جرمنی جاسوس گرفتار ہو رہے ہیں - اور سمجھتے ہیں کہ پولیس کے رجسٹروں میں اب ان کا اندراج مشکل ہو رہا ہے

۲۲ اگست شملہ - امپیریل انڈین ریلیف فنڈ میں اب ساڑھے چار لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع ہو گیا ہے - آج کے چندہ میں ذیل کے چندے شامل ہیں - مہاراجہ آف گوالیار ایک لاکھ - راجہ سیلانہ دو ہزار روپیہ - للیت موہن گھوش بہادر ایک ہزار روپیہ - لفٹنٹ گورنر پنجاب سات سو پچاس روپیہ - میجر جنرل جے - پی ووڈ - میجر جنرل آر سی سٹونٹ - مسٹر ایل جے کیرشاد - سر سنری ہیٹ - اور رادھا سوامی ستسنگ بھائیوں میں سے ہر ایک نے فی کس پانچ سو روپیہ دیئے۔

بعد کی خبر ہے کہ امپیریل انڈیا ریلیف فنڈ کی رقم ۷½ لاکھ تک پہونچ گئی ہے - آج کے چندہ میں ذیل کا چندہ شامل ہے - مہاراجہ کوٹہ اور نواب بہاولپور ان میں سے ہر ایک نے ایک ایک لاکھ روپیہ دیا۔

۲۲ اگست شملہ - علاوہ مذکورہ بالا چندہ کے قلات کے خان اور سرداروں نے - مکران کے سردار نے - راجہ سندور - لاس بیلا کے جام نواب پاٹودی اور مہاراجہ سرگوجا نے بھی امداد دی ہے۔

۲۰ اگست لندن - بلجیم کا محکمہ جنگ بیان کرتا ہے - کہ جرمن کی حملہ آور فوج برسلز پر بہت دیر تک قبضہ رکھنے کے لئے طاقتور نہیں ہے -

۲۱ اگست لندن - ایک بلجیانی سفارت اعلان کرتا ہے کہ بلجیانی فوج اچھی ترتیب کے ساتھ انٹورپ پر واپس آگئی ہے - فوج اب اپنے متحدین سے ملکر کام کرنے پر تیار ہے -

---

ایڈیٹوریل نوٹس

میکسیکو کا مختصر بیان

یہ ملک امریکہ میں واقع ہے۔ اور صوبجات متحدہ امریکہ کے جنوبی حد سے ۲۰۰۰ میل طول میں اور بحر اٹلانٹک سے بحر پیسفک تک ۷۵۰ میل عرض میں ہے۔ اور اس ملک کی کل آبادی ۱۵۰۰۰۰۰۰ کی ہے۔ اس کل آبادی میں سے ۳۰۰۰۰۰۰ تو گورے فرنگی ہیں ۶۰۰۰۰۰۰ گورے اور وہاں کے اصلی باشندے سے ملے جلے اور ۶۰۰۰۰۰۰ صرف وہاں کے دیسی باشندے ہیں۔ علمی حالت یہاں کی بالکل گری ہوئی اور ابتر ہے۔ چنانچہ ۱۰۰۰۰۰۰ آدمی تو بالکل ان پڑھ ہیں اور ان کی بھی وہی حالت ہے جو ہندوستان کے ان پڑھوں کی ہے۔

وہاں کی سلطنت کا طرز عمل بظاہر جمہوری ہے۔ مگر جہالت کی وجہ سے لوگ اس جمہوری سلطنت سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس کی حالت خوفناک ہے۔ اکثر فساد اور بغاوتیں ہوتی رہتی ہیں۔ جن میں لاکھوں آدمی تلوار کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔ اور جب تک کوئی صاحب عقل وزیر و مدبر طاقتور ہو کر اپنا تحت نہ بٹھائے حالت اس وقت تک ابتر اور پرخطر رہتی ہے۔

اس ملک میں ہر قسم کا موسم ہوتا ہے۔ اور ہر طرح کی آب و ہوا رہتی ہے۔ چنانچہ جنوب میں گرمی برابر رہتی ہے۔ شمال میں قدرے سردی ہوتی ہے۔ شمال اور جنوب کے وسط میں پہاڑی علاقہ واقع ہے۔ اور جیسا کہ یہ پہاڑ ہمالیہ کی طرح برف سے ڈھنپے رہتے ہیں تب تک ہر موسم کی آب و ہوا ہوتی رہتی ہے۔ ان پہاڑوں میں سونا چاندی جیفیمت پتھر اور ہر قسم کی دھاتیں پائی جاتی ہیں سو قسم کی نباتات بکثرت ملتی ہیں۔ انتہا یہ کہ ملک نہایت ہی زرخیز اور خوشنما اور دولتمند ہے۔ امریکہ کے بہت لوگ اس علاقہ میں آباد ہیں اور کروڑہا روپے طرح طرح کے کارخانوں اور کانوں میں صرف کیا کرتے ہیں۔ اس لئے جب اس ملک میں فتور ہوتا ہے تو امریکہ اور سلطنت میکسیکو کے درمیان جنگ کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ لہذا جب کوئی شخص بیجا کارروائی سے حکومت ملک چھین لیتا ہے۔ اور ملک میں فتور پڑ جاتا ہے۔ تو امریکہ کو اپنی رعایا کی حفاظت کے لئے کسی قدر دست اندازی کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ جنرل ہورٹا نے اپنے حاکم کو قتل کروا ڈالا اور وہاں کا پریذیڈنٹ ہوگیا ہے۔ لیکن لوگ اس سے ناراض ہیں۔ اور غدر کرکے جنگ کرنے لگے نوبت بایں جا رسید کہ پریذیڈنٹ ولسن نے میکسیکو کے پریذیڈنٹ کو اس ملک کا حاکم قبول نہ کیا۔ اور بحری اور بری فوج کشی کرکے جنرل ہورٹا سے کہا کہ لوگوں کی اجازت دے کہ وہ قاعدے کے مطابق اپنا پریذیڈنٹ چن لیں یہ کارروائی صلح کی خاطر ہوئی۔ اور اب ایک ثالث کے وسیلے سے نئی حکومت قائم کی اور باہمی صلح اور امن و امان ہوگیا ہے۔

ملک میکسیکو میں ایک عجیب قسم کا درخت ہوتا ہے جس میں طوطے کی شکل کے پھل لگتے ہیں اسی لئے اس درخت کا نام بھی طوطا درخت ہے اور خوف کی حالت میں طوطے اس پر جا بیٹھتے اور اس پر پناہ گزین ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں ایک اور قسم کا درخت ہوتا ہے جس کے پھل کو ڈائنامیٹ کہتے ہیں۔ کیونکہ جب اس کو گرم جگہ میں رکھتے ہیں تو وہ پھوٹ جاتا اور اس کے پھٹنے سے گھوڑے کے پھٹنے کی سی آواز ہوتی ہے۔ پپیاوہاں اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور درخت اس قدر پھلتا ہے کہ کہیں سے بیس تک میوے ایک درخت پر ایک ہی وقت میں پیدا ہو جاتے ہیں ان کے علاوہ اور بھی عجیب عجیب قسم کے میوہ جات پائے جاتے ہیں۔

میکسیکو میں تیل اور لوہا بکثرت پیدا ہوتے ہیں ستمبر ۱۹۰۸ میں تیل کا کنواں ۴۰۰ فیٹ گہرائی تک تیار کیا جاتا ہے۔ ایک گیس کے زور سے تیل پھوٹ نکلا اور اس میں آگ لگ گئی تو یہ تیل کا دریا تین مہینے تک جلتا رہا اور بہ کر سمندر میں جا گرا اور اس صورت میں ۰۰۰۰۰۰۰ گیلن تیل کا نقصان ہوگیا۔ ایک اور کنواں تیل کا ہے جس میں سے یومیہ ۷۰۰۰۰ گیلن تیل نکلتا ہے۔

دھات کی کثرت صرف اس بیان سے آشکار ہو سکتی ہے۔ کہ دورانگو پہاڑ جو ایک میل لمبا اور نصف میل چوڑا ہے اور ۲۰۰ فیٹ اونچا ہے۔ اس میں آزمایا ہے کہ پیمائش سے یقین پڑتا ہے کہ اس میں ۰۰۰۰۰۰۰ ٹن کی دھات موجود ہے۔ لیکن قیمتی اتنا کہ سارے ملک کا سونا جو دو صدیوں میں نکالا گیا ہے۔ وہ بھی اس کے برابر نہ ہوگا۔

لائلپور میونسپلٹی میں ایک مسیحی میونسپل کمشنر

پادری برج لعل صاحب لائلپور سے لکھتے ہیں۔

اس نئے آباد شدہ شہر میں جس کی آبادی مطابق گذشتہ مردم شماری کے بیس ہزار ہے۔ بحکم گورنمنٹ عالیہ پنجاب اوّل مرتبہ انتخاب ممبران میونسپل کمیٹی بذریعہ الیکشن ہوا۔ اس الیکشن کے لئے ۲۰ جولائی مقرر ہوئی۔ تاریخ مقررہ سے کم از کم ۱½ ماہ پہلے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کی طرف سے اپنے اپنے فرقہ کی کامیابی کے لئے حتی الوسع کوششیں کی گئیں۔ اور ووٹ دینے والوں کو ہر طرح سے آمادہ کیا گیا کہ اپنے ہم مذہب ہی کے لئے ووٹ دیں۔ امیدواروں میں سے ۳ ہندو۔ ۳ سکھ۔ ۴ مسلمان۔ اور ایک عیسائی تھا۔ مسیحیوں کی تعداد جو اس شہر میں ووٹ دینے کے مستحق قرار پائے گئے۔ صرف ۲۰ تھی۔ تاہم مسیحی اُمیدوار مسٹر ایس گریوڈ صاحب جو اس جگہ ۱۲ سال سے رہائش پذیر ہیں۔ اور اپنی خوش اخلاقی اور نیک طینتی اور حسن سلوک اور مسیحی زندگی بسر کرنے کے باعث مقبول عام اور ہر دلعزیز ہیں۔ باقی ماندہ امیدواران پر ۱۳۸ ووٹوں کی زیادتی سے سبقت لے گئے۔ اور ایکٹ میونسپل کمشنران لائلپور میونسپلٹی کی فہرست میں اول درجہ حاصل کیا۔ ہم صاحب ممدوح کو ان کی اس عظیم الشان کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی گذشتہ کی بہ نسبت اور بھی زیادہ عوام الناس کے فائدہ اور خداوند کے جلال کے لئے وقف کرینگے۔

(ہم بھی آپ کیساتھ اس نمایاں کامیابی اور اعلیٰ مسیحی زندگی پر مبارکباد دیتے ہیں۔ ایڈیٹر نورافشاں لودیانہ)

اہلحدیث امرتسر کے ۲۰ سوالات

اتفاقاً ہمارے ایک دوست سے ۱۴ اگست کا پرچہ اہلحدیث امرتسر کا ہمارے ہاتھ لگا۔ ہم نے اس کو از آغاز تا انتہا بغور پڑھا یہ سوالات کسی مولوی احمد الدین صاحب سیالکوٹی کی جانب سے تمام یہودی۔ عیسائی اور مسلمان بھائیوں پر کئے گئے ہیں۔ اور انہیں سے جواب طلب بھی ہیں۔ یہ سوالات الفاظ مسیح۔ مسیحا اور یسوع کے بارے میں مختلف طور سے کئے گئے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اور بھی مختلف سوالات اس میں داخل ہیں اور ساری تحقیقات کا زور یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان سوالات کا مادہ ملجا اور مرجع محمد صاحب ہیں۔ خیر کچھ ہی ہو ہم جواب دینے کو تیار ہیں۔ مگر پہلے ہم اس روشنی کو دیکھنا چاہتے ہیں جو ہمارے محمدی بھائی ان سوالات پر ڈالینگے۔

لودیانہ کے مسیحی نوجوانوں کا جلسہ

۱۲ ماہ رواں کو شام کے ۷ بجے لودیانہ کے مسیحی نوجوان بڑی خوشی اور جوش کے ساتھ احباب کے لئے پادری کیول سنگھ کے مکان پر بطور جلسہ فراہم ہوئے تاکہ موقعہ پر اپنی مہربان اور انصاف پسند گورنمنٹ کی فتحیابی اور اقبالمندی کے لئے دعائیں کریں۔ اور اپنی وفاداری اور نمک حلالی کا اظہار کریں۔ چنانچہ اس کام کے لئے پادری کیول سنگھ میر مجلس۔ مسٹر این پیٹر سکرٹری اور مسٹر تھیوفلس خزانچی مقرر ہوئے۔ جلسہ دعا کیساتھ شروع ہوا۔ تھوڑی دیر تک بات چیت کرنے کے بعد اظہار وفاداری نمک حلالی اور برٹش گورنمنٹ کی فتحیابی کا ایک رزولیوشن پاس ہوا جس کی ایک نقل حضور وائسرائے صاحب بہادر اور ایک جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب کی خدمت میں بذریعہ رجسٹرڈ خطوط روانہ کی گئی۔ اور ایک ایک نقل لودیانہ کے حکام بالا کی خدمت میں بھیجی گئی۔ اس کے علاوہ یہاں کے مسیحی نوجوانوں کی طرف سے ہز اکسیلنسی وائسرائے صاحب کی خدمت میں اور پنجاب کے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں ایک عرضداشت والنٹیر بننے کے لئے بھی پیش کی گئی۔ آخر میں حکومت برطانیہ کے اقبال اور استحکام کے قیام اور ترقی کے بارے میں دعا کی گئی اور جلسہ برخاست ہوا۔ ہم مسیحیوں کا فرض ہے کہ اپنی گورنمنٹ کے خیر اندیش اور ممد معاون بنے رہیں۔ نہ صرف اس لئے کہ یہ ایک نہایت پرانتظام پرامن اور مہربان حکومت ہے بلکہ اس لئے کہ وہ ہم مذہب حکومت ہے۔ جو نیز آسمان کی بادشاہت کی اشاعت اور قیام میں کوشاں ہے۔



مراسلات

قاضی محمد سلیمان صاحب کے خط کا جواب

گذشتہ سے پیوستہ

اس ڈگری کے موجود ہوتے ہوئے ہمارا حق ہے کہ جناب کورد ستر دھرمپال اور قاضی صاحب ہردو کی اپنی جانب دعوت دینے کی جرات کریں۔ دج "یعنی روح حق آوے"۔

اس نمبر میں ہمارے معزز قاضی صاحب نے اس نقرئی گھوڑے کے سوار کو اس بنا پہ محمد صاحب قرار دیا ہے کہ ان کے بیان کے مطابق عرب کی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ لقب امین اور صادق محمد صاحب کا اُن کے دعوے ثبوت سے پیشتر عرب میں موجود تھا۔ یہ صرف اُن کا دعوے بلا دلیل ہے۔ اپنے ثبوت میں انہوں نے تاریخ عرب کا نام لیا۔ مگر کسی خاص تاریخ کا تو ذکر کیا اور نہ کوئی حوالہ پیش کیا۔ اور نہ ہی اس مغروضہ تاریخ میں سے کوئی عبارت نقل کی۔ خیر ہم بھی اس فرضی دعوے اور دلیل کو جو بے بنیاد ہونے کے چھوڑ دیتے ہیں لیکن ساتھ ہی اس کے بصد ادب اور دلی محبت سے قاضی صاحب کو ان القاب و اوصاف کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو مکاشفات کے اور دیئے ہوئے حوالے میں اس نقرئی گھوڑے کے سوار سے منسوب کئے گئے ہیں اور یہ دکھلاتے ہیں کہ بہاں "امین و صادق" جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے "شاہد وفادار و سچا" سے مراد محمد صاحب نہیں بلکہ ہمارا خداوند یسوع مسیح ہے۔

(۱) کیونکہ اس جگہ اس نقرئی گھوڑے کے سوار کا جو یہی اس شخص کا اسم ہے۔ جس نے لاودیقیہ کی کلیسیا کو یوحنا کے ذریعے خط لکھا۔ مکاشفات ۳ باب ۱۴ آیت۔ اور شخص یوحنا کو رویا میں تشبیہ کے طور پر نظر نہیں آیا۔ بلکہ اس طور پر کہ وہ اس وقت دراصل موجود تھا۔ ہم پوچھتے ہیں کیا اس وقت محمد صاحب آسمان پر بجسمہ موجود تھے۔

خداوند یسوع مسیح کے بارے میں بالکل صاف ہے کہ وہ آسمان پر خدا کے پاس موجود ہے لاودیقیہ کی کلیسیا اسی امانت دار اور سچے کی مستحق اور اسی کا حق تھا کہ اس نے اپنی کلیسیا کو اس خط کے وسیلے سے ہوشیار کر دیا۔ محمد صاحب کا اس کلیسیا سے بھلا کیا تعلق تھا جو کہ اس واقعہ سے ۵۰۰ برس بعد پیدا ہوئے۔ پس ظاہر ہے کہ جس امانت دار اور سچے کا ذکر مکاشفات کے ۱۹ باب میں ہے اسی کا ذکر مکاشفات کے ۳ باب میں ہے۔

(۲) جس امانت دار اور سچے کو تیسرے باب میں خلقت کا مبدا کہا گیا ہے۔ اسی کو ۱۹ باب میں کلام خدا کہا گیا ہے۔ (آیت ۱۳) ہم پوچھتے ہیں کہ کیا کسی جگہ قرآن میں محمد صاحب کو خلقت کا مبدا یا کلام خدا یا کلمۃ اللہ کہا گیا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ انجیل میں یہ القاب صرف خداوند یسوع مسیح ہی کے بیان ہوئے ہیں۔ چنانچہ دیکھو یوحنا ۱ - ۱ و ۲ و ۳ آیت "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔" اور قلسیوں پہلا باب ۱۶ و ۱۷ آیت جہاں لکھا ہے کہ مسیح ہی کے ذریعے سے ساری چیزیں پیدا ہوئیں۔ اور وہ سب سے آگے یا دوسرے الفاظ میں وہ خلقت کا مبدا ہے۔

(۳) اس نقرئی گھوڑے کے سوار کا مکاشفات ۱۹ باب کی ۱۶ آیت میں ایک اور لقب ہے۔ یعنی "بادشاہوں کا بادشاہ۔ اور خداوندوں کا خداوند" کیا یہ لقب کبھی محمد صاحب نے اپنے اوپر لیا؟ یا لوگوں نے ان کو دیا؟ کیا آپ تسلیم کرتے ہیں کہ محمد بادشاہوں کے بادشاہ یعنی شاہنشاہ اور خداوندوں کے خداوند تھے؟ کبھی انہوں نے اپنے آپ کو اس معزز اور لاثانی نام سے منسوب کیا؟ کبھی کسی آدمی نے اُن کو خداوندوں کا خداوند کہا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ قرآن میں اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہتے ہیں۔ برعکس انجیل سے بخوبی ثابت ہے کہ خداوند یسوع مسیح ان دونوں القاب سے ملقب ہیں (۱) تمطاوس ۶ باب ۱۵ آیت۔ مکاشفات ۱۷ باب ۱۴ آیت مقابلہ کرو یوحنا پہلا باب ۴۹ آیت جہاں مسیح خداوند کو بادشاہ کہا ہے اور یہاں اس ترجمے کو خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ کہا ہے۔ پس خداوند یسوع مسیح بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے۔ اس نقرئی گھوڑے کے سوار کا حلیہ بھی قابل غور ہے۔

اس میں سے ایک بات یہ ہے کہ اُس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند تھیں جس حلیہ میں خداوند یسوع مسیح ہی کا بیان ہوا ہے چنانچہ دیکھو مکاشفات پہلا باب ۱۴ آیت جہاں اس شخص کے حلیہ میں یہ بھی شامل ہے کہ اس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند ہیں۔ یہ حلیہ وہی شخص اپنی بابت کہتا ہے کہ "میں اول و آخر ہوں" "میں زندہ ہوں اور میں مر گیا تھا۔ دیکھیں ابد تک زندہ ہوں اور عالم غیب اور موت کی کنجیاں میرے پاس ہیں" (مکاشفات پہلا باب ۱۷ اور ۱۸ آیت) اب ہم قاضی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ باتیں

آنحضرت پر صادق آسکتی ہیں؟ کیا حضرت مرکے زندہ ہوئے تھے؟ کیا عالم غیب اور موت کی کنجیاں اُن کے پاس ہیں؟ اور کیا وہ مرکر زندہ ہونے کے بعد ابد تک زندہ ہیں؟

یہ وہ ڈگری ہے جو کہ ہم کو انجیل مقدس سے مسیح اور مسیحیت کے حق میں حاصل ہوئی ہے اور ہم کو اس ڈگری کے موجود ہوتے ہوئے حق ہے کہ اس ڈگری کے بھروسے پر ستر ڈگریاں کر بلکہ ان کے ساتھ قاضی صاحب کو بھی اپنی جانب دعوت دینے کی نہ صرف جرأت ہی کریں بلکہ اُن کے صاف اپیل کرتے ہیں کہ آپ دونوں اسلام کو چھوڑ کر مسیح ہی کی پناہ میں آئیں کیونکہ مسیحیت میں نہ صرف تمہیں ہی ہے جس کی مقابل شخص کو کوئی ماتحت ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ مسیحیت کو اسلام پر فوقیت بھی ہے۔

(۵) "وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائیگا"

ہماری دانست میں قاضی صاحب نے خداوند یسوع مسیح کے ان الفاظ کو اچھی طرح نہیں سمجھا کیونکہ اول تو انہوں نے مسیح کے اس فقرے کو انجیل شریف کے اور مقامات کے ساتھ تحقیقات کرکے مقابلہ کرنے کی کوشش بلکہ خیال تک بھی نہیں کیا۔ دوسری بات اس قسم کی کوشش نہ کرنے کا سبب صرف یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ قاضی صاحب کو اس بات کی دُھن لگی ہوئی ہے کہ خواہ کسی طرح سے کیوں نہ ہو خداوند یسوع مسیح کے ان الفاظ کو کھینچ تان کر محمد صاحب پر جمایا جائے۔ خواہ تاریخی سلسلہ اور سلسلہ کلام مسیح اس کے مطابق ہو یا نہ ہو خیر ان کے خیال میں ایسا ہی آیا۔ اب ہم اس فقرے کی اصلیت پر غور۔ فقرہ "ساری سچائی کی راہ بتائے گا" سے یہ مراد نہیں کہ خداوند یسوع مسیح نے جو کچھ تعلیم دی ناکامل تھی۔ اس کی دو وجہ ہیں۔ پہلے خداوند یسوع مسیح نے یہ دعویٰ کیا کہ میں سب کچھ پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ چنانچہ دیکھو متی ۵ باب ۱۷ آیت۔ جہاں خداوند مسیح نے فرمایا۔ یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں اور پھر فرمایا کہ میں اس کام کو جو تو نے مجھے کرنے کو دیا ہے تمام کر چکا۔ یوحنا ۱۷ باب ۴ آیت یہاں ایک بات غور کرنے کے قابل ہے کہ جس قدر تعلیمی باتیں خداوند یسوع مسیح کو انسان کی نجات کے لئے خدا کی طرف سے ملی تھیں تاکہ وہ باتیں انسان کو پہونچا دے۔ اُن سب باتوں کو خداوند یسوع مسیح نے پہونچا دیا۔ پہاڑ یا یعنی کوئی کسر باقی نہیں رہنے دی۔ ساری باتیں کمل کردیں۔ یہ بات اس بات کو اپنی نظر میں رکھنے سے اور بھی زیادہ صاف ہوجاتی ہے۔ کہ خداوند یسوع مسیح نے صلیب پر سے یہ فرمایا تھا۔ کہ "پورا ہوا" اور پہلی دونوں باتوں کا مقابلہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے دو کام تھے۔ ایک تعلیم دینا۔ دوسرا قربان ہونا۔ اور اس کے متعلق دو کام کرنا۔

پہلا کام مسیح کی رسالت سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا کام کہانت سے۔ پہلے کام ہی کی بابت خداوند یسوع نے فرمایا کہ میں اس کام کو جو تو نے مجھے دیا ہے کر چکا۔ اسی کے بارے میں پھر فرمایا ہے کہ میں نے وہ باتیں جو تو نے مجھے بتائیں انہیں بتا دی ہیں۔ (یوحنا ۱۷ باب ۸ آیت) میں نے تیرا کلام انہیں دیا۔ (یوحنا ۱۷ باب ۱۴ آیت) ان کے علاوہ اور بھی مقامات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے نجات دہندہ مسیح نے اپنی رسالت کا کام یعنی کل تعلیمات و احکامات جو انسان کی نجات کے لئے ضروری تھیں ختم کردیں کو پہونچا دیئے۔ اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فقرہ "وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائیگا" کے معنی یہ نہیں کہ جو کسر مسیح نے چھوڑی ہی اس کو روح القدس پورا کرے گا۔

بلکہ یہ کہ مسیح کی وہ ساری سچائی کی باتیں جو اُس نے حواریوں سے کہی تھیں۔ اُن کو سکھائیگا اور یاد دلائیگا (یوحنا ۱۴ باب ۲۶ آیت) یعنی جن باتوں کو حواری مسیح کے پاس ہوتے ہوئے نہ سمجھتے تھے۔ وہ باتیں وہ موعود ان کو اچھی طرح سمجھائیگا۔ اور ان کے ذہن نشین کرے گا تاکہ اُن کا ایمان اور زیادہ پختہ ہوجائے۔ اور وہ بڑی دلیری اور جان نثاری کے ساتھ اس کی منادی کریں۔ علاوہ اس کے حضرت محمد صاحب نے کوئی ایسی نئی بات نجات کے متعلق نہیں بتائی۔ جو مسیح نے نا بتائی ہو اور جس کو روح القدس نے رسولوں کو یاد نہ دلایا ہو۔ اور رسولوں نے اُس پر عملدرآمد نہ کیا ہو۔ بلفرض محال گر اس روح حق سے مراد حضرت محمد صاحب کی لی جائے تو چاہئے تھا کہ آنحضرت حواریوں کی زندگی ہی میں پیدا ہوتے۔ اور ان کو مسیح کا وہ دین جس کو خداوند یسوع مسیح بقول آپ کے ناکامل چھوڑ گئے تھے۔ کمل کرکے حواریوں کے سامنے پیش کرتے۔ مگر آنحضرت نے ۶۰۰ برس کے بعد آکر بقول آپ کے مسیح کی ناقص تعلیم کو کمل کر دیا تو بجا ہے حواری جن سے کہ خداوند یسوع مسیح یہ ساری باتیں فرما رہے تھے بقول آپکے ناکمل تعلیم کی منادی کرتے رہے



اور قبول آپ کے ناکامل تعلیم ہی پر اپنی جانیں گنوا بیٹھے۔ اور ان (بقول) آپ کے محمد صاحب کی کامل تعلیم سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔ اور خداوند یسوع مسیح کی ساری تسلی کی باتیں اور وعدے اور تعلیم جو دی گئے پورے نہ ہوئے ہمیں قاضی صاحب کی ایسی باتیں پڑھکر بہت افسوس آتا ہے۔ کہ قاضی صاحب حق سے بہت دور چلے گئے۔ پس وہ جس کا وعدہ خداوند یسوع مسیح نے شاگردوں سے کیا تھا۔ جس نے رسولوں کو ساری سچائی کی باتیں بتائیں یعنی یاد دلائیں روح القدس تھا جس کو وہ حاصل کر کے بالکل باتسلی اور خوش اور خرم تھے نہ کہ آنحضرت جن سے ان کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا۔ پس ہم اس مگرہی کی بنا پر جو خداوند یسوع مسیح نے ہمارے عزیز دوست مسٹر دھیال اور قاضی صاحب کو مسیحیت کی طرف دعوت دیتے ہیں جس سے ان کی ساری مشکلات حل ہو جائینگی۔

اس کے بعد قاضی صاحب نے یہ دکھایا ہے کہ جس کا وعدہ مسیح نے فرمایا تھا وہ وہی شخص ہے جس کا وعدہ موسےٰ نے کیا تھا۔ اور جس شخص کے واسطے یہ دونوں وعدے کئے گئے تھے وہ حضرت محمد صاحب ہیں۔ لیکن ہم اس سے پیشتر دکھا چکے ہیں کہ یہ دونوں وعدے ایک ہی شخص کے بارے میں نہیں ہیں بلکہ دو متفرق شخصوں کے بارے میں ہیں۔ جو دو متفرق زمانوں میں آنیوالے تھے۔ وہ جس کا وعدہ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا تھا وہ روح حق تھا جس وعدے کی تکمیل بعد ان نشانات کے جس کا ذکر انجیل شریف میں ہوا ہے مسیح کے آسمان پر جانے سے دس دن بعد پورا ہو گیا جس کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں۔ اور دوسرا شخص جس کا وعدہ موسےٰ نے کیا اس کی بابت بھی ہم اوپر دکھا چکے ہیں کہ وہ موعود جس کا ذکر موسےٰ نے کیا تھا خداوند مسیح ہے۔ ان دونوں باتوں کے دوہرانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ یہاں صرف اتنا دکھانا چاہتے ہیں کہ جو باتیں قاضی صاحب نے موسےٰ کے وعدے کو اپنی نظروں کے نیچے رکھتے ہوئے خداوند مسیح پر سے ہٹا کر حضرت محمد صاحب پر جمائی ہیں وہ درست نہیں ہیں کیونکہ استثنا ۱۸ باب ۱۸ آیت والی پیشینگوئی ہیں جو موسےٰ جیسے نبی کا ذکر ہے وہ خداوند یسوع مسیح ہی پر صادق آتی ہے۔ لیکن قاضی صاحب کا بیان جو یہ فرماتے ہیں کہ استثنا ۱۸ باب کے شروع میں جو خلاصہ پادری صاحبان نے دئیے ہیں۔ اُسی میں یہ الفاظ ہوتے ہیں کہ مسیح موسےٰ سا نبی ہے۔ یہ خلاصہ اوّل تو اس لئے غلط ہے کہ مسیح کو نبی نہیں اعتقاد کیا جاتا۔ بلکہ خدا۔ اقنوم خدا۔ ابن خدا۔ دوم۔ توریت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ بنی اسرائیل میں موسےٰ کی مانند کوئی نبی نہیں ہوا استثنا ۳۴ باب آیت ۱۰ درست نہیں ہے۔ کیونکہ پہلے خداوند یسوع مسیح کو پولس رسول نے عبرانیوں کے خط میں رسول کہا ہے۔

ملاکی نبی نے اس کو عہد کا رسول کہا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے بہت دفعہ اپنے آپ کو بھیجا ہوا کہا ہے۔ جس کا مطلب رسول ہے کیونکہ رسول کے معنی بھیجا ہوا۔ اور ان باتوں کا مفصل ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔ لفظ رسول مسیح کے تین پہلوؤں میں سے ایک پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن اقنوم خدا یا ابن خدا اس کی الوہیت پر دلالت کرتا ہے۔ مسیح کی رسالت کا عہدہ اور اس کا کام زمین ہی پر ختم ہو گیا آگے کو وہ رسول نہیں ہے لیکن وہ ہمیشہ سے ہمیشہ تک خدا یا ابن خدا ہے اور ہے۔ اور رہیگا۔ مسیح کی رسالت کا عہدہ انسان کی نجات کے ساتھ تعلق رکھتا ہو لیکن خدا اور ابن خدا کے اقنوم اس کو دنیا سے الگ کر کے خدا سے ملاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ وہ اپنی ذات میں کیا تھا۔ دوسرے یہ فقرہ کہ "بنی اسرائیل میں موسےٰ کی مانند کوئی نبی نہیں ہوا" یشوع کے زمانے کا ہے جبکہ موسےٰ فوت ہو چکا تھا اور بنی اسرائیل کنعان کی سرحد پر آ گئے تھے اور یشوع بنی اسرائیل کا رہنما تھا۔ یہ سچ ہے کہ اس وقت تک بنی اسرائیل میں موسےٰ کی مانند کوئی نبی برپا نہ ہوا تھا لیکن قاضی صاحب نے اس فقرے کو اس زمانے سے مسیح کے آنے تک کے زمانے سے اٹھا کر یک لخت محمد صاحب کے زمانے پر استعمال کر دیا۔ جبکہ بنی اسرائیل ساری دنیا میں تتر بتر ہو چکے تھے گویا کہ وہ قوم ہی نہ تھے۔ استثنا کے آخری باب کی دسویں آیت اس بات کو ثابت کر رہی ہے کہ وہ نبی بنی اسرائیل میں ہی پیدا ہونے والا تھا۔ اور وہ نبی موسےٰ کی مانند خدا کے ساتھ آمنے سامنے باتیں کرنے والا ہوگا۔ نہ کہ کسی اور قوم میں۔ پس ہم کو موسےٰ کی مانند نبی کی تلاش صرف بنی اسرائیل ہی میں ہونے والا تھا۔ نہ کہ بنی قطورہ نہ بنی ہاجرہ اور نہ بنی عیسو سے۔ لیکن چونکہ حضرت محمد صاحب بنی ہاجرہ یا بنی اسمٰعیل میں سے تھے اس لئے وہ وہ نبی نہیں ہو سکتے جو بنی اسرائیل میں سے ہونے والا تھا۔ خداوند یسوع مسیح چونکہ بنی اسرائیل میں سے تھے۔ اس لئے لازم ہے کہ استثنا ۱۸ باب والی پیشینگوئی صرف خداوند یسوع مسیح پر صادق کی جائے نہ کہ محمد صاحب پر اس بات کی بابت ہم پیچھے مفصل ذکر

کرائے ہیں۔ دوسری بات جو استثنا کے آخری باب کی دسویں آیت سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ نبی جو ابھی تک بنی اسرائیل میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ بلکہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والا تھا وہ یشوع کے زمانے سے لے کر مسیح کی پیدائش سے پیشتر تک پیدا نہیں ہوا تھا۔ لیکن جب مسیح پیدا ہوا اس آیت کی بات پوری ہوگئی کہ موسے کی مانند نبی جس سے خدا آمنے سامنے بات کرتا پیدا ہوگیا۔ تیسری بات جو اس آیت سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جس بات میں وہ نبی موسے کی مانند ہوگا وہ خصوصیت کیساتھ یہ ہے کہ جس سے خداوند آمنے سامنے گفتگو کرتا۔ علاوہ اس کے غور سے پڑھو گنتی ۱۲ باب ۶ تا ۸ آیت جس میں اس موسیٰ کی مانندیت کی اور زیادہ تشریح کردی ہے۔ اور موسے کی مانند نبی ہونے کے درمیان خاص فرق بتادیا ہے۔ موسیٰ کی مانند ہونے کے بارے میں یہ خدا کا فیصلہ ہے۔ جس کو موسے کے ساتھ کسی نبی کو مشابہت کرتے ہوئے ہمیشہ دیکھنا اور نظروں کے نیچے رکھنا چاہئے۔ وہ آیات یہ ہیں کہ "اگر تم میں سے کوئی نبی ہوتا تو میں جو خداوند ہوں اُسے رویا میں اُس سے معلوم کرواتا اور اُس سے خواب میں باتیں کرتا۔ پر میرا بندہ موسے ایسا نہیں کہ وہ میرے گھر میں امانتدار ہے۔ میں اس سے آمنے سامنے صریح باتیں کرتا ہوں اور نہ کہ پوشیدہ باتیں۔ اور وہ خداوند کی شبیہ کو دیکھیگا۔" ان آیتوں سے موسے کی مانند ہونے میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔

(۱) اس کو خواب اور رویا نہ ہوگی۔ جو عام نبیوں کا خاصہ ہے۔

(۲) موسے کی مانند نبی خدا کے ساتھ آمنے سامنے باتیں کریگا جیسا کہ دوست دوست کے ساتھ کرتا ہے۔ (خروج ۳۳-۱۱) یہ خصوصیت دوسرے نبیوں کی نہیں۔

(۳) وہ خداوند کی شبیہ کو دیکھے گا۔ یہ خصوصیت بھی عام نبیوں میں نہیں پائی جاتی۔

(۴) وہ نبی اسرائیل میں سے ہوگا۔ یہ چاروں باتیں جو موسے جیسے نبی کی خدا نے بتائی ہیں وہ خداوند یسوع مسیح میں تو سب پوری ہوتی ہیں نہ کہ آنحضرت میں کیونکہ

(۱) آنحضرت کو بقول قرآن وحی یا الہام ہوتا رہا یا جبرئیل خدا کی طرف سے پیغام لاتا رہا۔

(۲) انہوں نے خدا کے ساتھ آمنے سامنے باتیں نہیں کیں جیسا دوست دوست کے ساتھ باتیں کرتا ہے۔

(۳) آنحضرت نے خدا کی شبیہ کبھی نہیں دیکھی

(۴) حضرت بنی اسرائیل میں سے نہ تھے۔ لیکن برعکس اس کے یہ چاروں باتیں ہمارے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح میں بالکل اور صاف صاف پائی جاتی ہیں۔

(۱) خداوند یسوع مسیح کو کبھی کوئی خواب یا رویا یا الہام نہیں ہوا۔ یہ باتیں انجیل سے بالکل ثابت نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان کی طرف اشارہ تک بھی نہیں۔

(۲) بلکہ خداوند یسوع مسیح نے خدا کے ساتھ ہمیشہ ایسے طور پر باتیں کیں جیسے کہ دوست دوست کے ساتھ باتیں کرتا ہے۔ دیکھو یوحنا ۱۲ باب ۲۸ آیت "اے باپ اپنے نام کو جلال دے۔ پس آسمان سے آواز آئی کہ میں نے اس کو جلال دیا بھی ہے اور پھر دونگا بھی" یہاں مسیح خدا سے بات کرتا ہے۔ اور خدا اُس کا جواب دیتا ہے۔ ایسے طور پر جیسے دوست دوست سے باتیں کرتا ہے۔ پھر یوحنا ۱ باب ۱۷ آیت میں موسے اور مسیح میں شریعت اور انجیل دیئے جانے کے طور کی بابت تشبیہ واضح طور پر پائی جاتی ہے کیونکہ شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کی معرفت پہونچی۔

یہ تو ظاہر ہے کہ موسے کو خدا نے شریعت اس طرح سے دی تھی کہ موسیٰ کو خدا نے ساری باتیں خود اپنی زبان مبارک سے بتائیں اور موسے نے اپنے کانوں سے سنیں اور ہاتھوں سے اُن کو لکھا جیسا کہ توریت سے ظاہر ہے۔ موسے اور خدا کے درمیان کوئی واسطہ تھا یہی معاملت مسیح میں بھی پائی جاتی ہے کہ خدا مسیح سے آمنے سامنے باتیں کرتا ہے۔ اور مسیح اپنے کانوں سے سنتا ہے

(باقی دارد۔ [illegible])

المسلم کے فیصلہ

یا

حق تلفی

سلسلہ کے لئے دیکھو گزشتہ سے گزشتہ پرچہ

آپ کی باتیں کا ہم نے جو مطلب سمجھا اُس کی تصدیق آپ کی چٹھی کا نمبر سوم بھی شاہد ہے آپ فرما چکے ہیں کہ جس سوسائٹی کے مذہبی یا مجلسی قانون کے مطابق مجھے کسی قسم کا دماغی تنزل اختیار کرنے کے لئے مجبور نہ ہونا پڑے۔ بلکہ وہ قانون مجھے علم و عقل دلیل و برہان تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر کسی مسئلہ کو تسلیم کرنے کی تعلیم دیتا ہو۔ اس شکل میں آپ نے اس بات کا خود اعلان فرما دیا تھا کہ آپ ریشنلزم کو جسے کسی مذہبی یا مجلسی یا مجلسی قانون کی اطاعت کرنے کو تیار ہی نہیں ہیں ریشنلزم کو ہر ایک مذہبی یا مجلسی قانون پر ترجیح دے چکا ہوں۔ اس سے آپ کا یہ مطلب تھا کہ میں اس مذہبی یا مجلسی قانون کو ماننے کے لئے تیار ہوں جو میرے ریشنلزم کو من و عن قبول کرے یعنی کہ وہ میرے حکم کے تابع ہو جائے۔ اور جو مذہبی یا مجلسی قانون مجھے تابع کرنے کی کوشش کرے وہ میں علم و عقل دلیل و برہان تجربہ و مشاہدہ کے خلاف ٹھہر جائیگا۔ پس آپ پر جب کہ آپ نے جو مسیحی مذہب اور اسلام سے اپیل کی تھی اور اُن سے حقوق مساوات کی امید ظاہر فرمائی تھی تو کس بنیاد پر کی تھی

آپ نے تو مسیحیت اور اسلام کی عزت و حرمت کے آگے کسی معانی میں اپنا سر تسلیم خم کرنے کا اظہار نہ کیا تھا۔ صرف ریشنلزم پرستی ہی کا اظہار کیا تھا۔ پھر اس کے خلاف آپ نے فیصلہ کر دیا۔ ہم نہیں جانتے کہ ریشنلزم کے سوا آپ کے فیصلہ کے کیا معانی تھے؟

آپ اس بات کو بھی جانتے ہیں تسلیم رکھتے تھے کہ اگر میں یہ دیا سا بھی بکر بچہ پیدا کروں تو مجھے وہ بچہ فوراً مسلمانوں یا مسیحیوں کے سپرد کر دینا پڑیگا۔ کیونکہ مسلمانوں یا مسیحی قانون کے مطابق وہ بچہ قبول نہیں کیا جائیگا اس کو مسلمان یا مسیحیوں جیسی کسی بات کے مطابق مساوی حقوق مل سکیں گے۔ مقصود پھر فیصلہ میں آپ نے کس وجہ سے مسیحیت کے حقوق کی حفاظت فرمائی؟

شاید یہاں پر آپ نے اُن وجوہات میں بناء کی ہو جو تفصیل سوم کے ضمیمہ میں بیان کی گئی ہیں۔ آپ نے مسیحیوں پر شکوہ کرتے ہوئے ظاہر فرمایا ہے کہ مسیحیوں نے میری چٹھی کا کوئی جواب نہ دیا........ میرا خیال ہے کہ اگر اس موقعہ پر ایک بھی ذمہ دار مسیحی پادری مجھے مسیح کی طرف لے جانے کی کوشش کرتا تو میں شاید اپنی بیوی کے فوراً بپتسمہ پا لیتا۔ صفحہ ۸...... مگر اس موقعہ پر کسی ذمہ دار مسیحی نے ہمیں مسیح کی طرف لے جانے کے لئے ایک بھی قدم نہ اٹھایا اور کسی بھی ذمہ دار یا غیر ذمہ دار مسیحی کا کارڈ تک بھی میرے پاس نہ آیا۔ صفحہ ۹ ہم ہو سکتا ہے کہ آپ کی شکایت درست ہو۔ مگر ہم کو معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے۔ کہ پادری صاحبان نے شخصی طور سے آپ

کو مسیح کی طرف رغبت دلائی۔ جب اُن کو معلوم ہوا کہ آپ ریشنلزم کے اُن اصول کے ساتھ مسیحی ہونا پسند کرتے ہیں جن کا اظہار چٹھی میں کیا گیا تھا تو وہ چپ ہو رہے ظاہر ہے کہ آپ نے مسیحیوں کی کوشش کے لئے چٹھی میں کون گنجائش رکھی تھی۔ حضرت یہ آپ کا فرض تھا کہ جب آپ نے مسیحیت کو اپنی ضرورت کے موافق پایا تھا تو خود اُن کے سر ہو کر اُن سے جواب لیتے۔ مگر آپ تو اپنے مفہوم کی ریشنلزم سے ایسے مانوس رہے کہ مسیحیت سے الفت ہی نہ دکھائی اور مسلمات چٹھی سے دست بردار ہی نہ ہوئے۔ غرض کہ جو تو آپ نے اپنی مسیحیت کی پہلی رفتار سے کیسے روا رکھا کہ آپ کو جواب دیتے؟ حق تو یہ تھا کہ آپ نے خود مسیحیت میں اپنے اور اپنی اولاد کے مساوی حقوق تو دیکھے مگر مسیحیت میں آپ کی ریشنلزم کی عزت و حرمت آپ کو نظر نہ آئی۔ لہذا آپ نے ..... ہونا پسند نہ فرمایا۔ پس آپ نے مسیحیت کے حقوق کے نام اپنا فیصلہ شاید کر دیا ہے۔

مسبوق الذکر سے جو نتیجہ نکل سکتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی اپیل میں مسیحی ہونے کی کوئی خود ہی گنجائش نہ رکھی تھی ورنہ اپیل کے اس خلاصہ میں جو آپ نے خود کیا ہے اب تک کوئی گنجائش پائی جاتی ہے۔ اور نہ حقیقت اس میں آپ نے مسلمان ہونے کی گنجائش رکھی تھی۔ و... تک ... میں جو لفظ پائی جاتی ہے۔ تو بھی بعض بزرگوں اور دوستوں کے خیال سے آپ وہ فیصلہ کر گئے۔ اب ... فرمائی ہیں۔ مگر ... سے ... ہیں

[illegible] کا جواب مسیحیوں یا مسلمانوں کے پاس فقط یہی نہیں۔ ورنہ آپ کوئی [illegible] جواب پانے کی خبر دیتے ہیں۔ کوئی مسیحیت و اسلام کا واقف کار آپ کی اپیل کا جواب [illegible] سکتا تھا کہ آپ نے [illegible] یا مسلمانوں کو جواب دینے کی مہلت [illegible] اس قدر چھوڑ رکھی تھی کہ مسیحی یا مسلمان آپ کے ہمراہ مسیحیت [illegible] آپ کے مخصوص کی [illegible] ایک [illegible] دلیل [illegible] مسیحیت کا طالب نہ تھا [illegible] اسلام [illegible] اور یہ فیصلہ مسیحیت و اسلام کے عین وقت کی [illegible] نہیں سکتے تھے اس نے [illegible] مسیحیت و اسلام میں آپ [illegible] کے پہلے دو نمبروں کا جواب تو [illegible] میں موجود تھے [illegible] مسیحیت کر آپ فیصلہ [illegible] کر چکے تھے مگر آخری تین نمبروں کا جواب ان کے پاس تھا ہی نہیں

آپ کا فیصلہ سے پیشتر فیصلہ

قاضی [illegible] صاحب کی [illegible] فیصلہ [illegible] ہم چاہتے ہیں کہ آپ [illegible] فیصلہ کیجئے۔

[illegible] آپ نے [illegible] آپ نے فیصلہ کیا تھا کہ آپ [illegible] ایک [illegible] بت پرستی سے بچنے اور مسلمانوں کی [illegible] سے بہتر کی ہونے سے [illegible]

[illegible] ہیں۔ حضور [illegible] آپ نے [illegible] دیا تھا کہ محمد مصطفیٰ [illegible] بلکہ [illegible] ثابت ہوتا ہے [illegible] مختصر یہ کہ اگر اسلام [illegible] تو ہم مسلمان ہوں لیکن اگر اسلام [illegible] ہے تو [illegible]

قاضی محمد سلیمان نے اپنی تحریر میں اسلام کی بہت آپ کے فیصلہ [illegible] سے بہتر کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ آپ نے [illegible] آپ [illegible] ہے۔ بے شک سیدنا نبینا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے ترجمان تھے [illegible] آپ نے اپنا وہ فیصلہ کر دیا جس پر [illegible] ہے مگر آپ نے [illegible] کا [illegible] اور اسی بنا پر [illegible]

نوٹ۔ [illegible] ہے کہ درحقیقت آپ کی اپیل کا جواب [illegible] نہیں دیا۔ آپ خود [illegible] کا جواب [illegible] تھے۔ [illegible] مسیحیت کا اعتقاد [illegible] سے آپ کے جواب کو قبول [illegible] تو آپ ان کے [illegible] اسلام کو [illegible] آپ کے [illegible] آپ نے [illegible] کیا یہ آپ کا [illegible]

ہیں کہ اگر آپ نے [illegible] تو [illegible] مسیحیوں کو چاہیے کہ [illegible] حق [illegible] اور کیوں نہ حق [illegible] دنیا کے روبرو کیا۔ اور [illegible] صاحب کی تحریر [illegible] دے کر آپ نے کس سے [illegible] کی؟ اگر آپ نے [illegible] سے اسلام [illegible] اگر آپ اس کی [illegible] تو [illegible]

آپ کا آخری فیصلہ

ہم نہایت ادب سے [illegible] کے آخری فیصلہ کی [illegible] مجھے سے [illegible] کا فیصلہ ہے۔

(۱) میری [illegible] اور کسی جگہ [illegible] متفق [illegible] بنا بریں مجھے [illegible] چاہیے۔

(۲) میری [illegible] وہ [illegible]

(۳) جو [illegible] وعقل و [illegible] دیتا ہے۔ [illegible] دیتا ہے [illegible] میں اسلام کو قبول [illegible] تو مجھے کسی [illegible] خراج [illegible]

(۴) اگر میں [illegible] کروں تو میں

مسیحیت کے علاوہ دیگر تمام مذاہب کی ان صداقتوں کو ساتھ ہی تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہوگا۔ جن کو تسلیم کرنے پر اسلام زور دیتا ہے۔ اس لئے کہ اسلام ایسی ہر ایک صداقت کا مسلم و مصدق ہے۔

(۵) اسلام ایک فطرتی اور عملی قانون ہے۔ جو کہ انسان کی روزمرہ کی زندگی میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ صفحہ ۹۹ و ۹۹

آپ کے اس فیصلہ میں ہماری دانست میں آپ نے نہ صرف اپنا ارادہ اسلام کو نہیں دیا بلکہ آپ نے ایک بال تک جو آپ کی لٹک میں تھا اسلام کے سپرد نہیں کیا۔ جو کچھ آپ نے اسلام کو دینے کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ در حقیقت ریشنلزم کو دیا گیا ہے کیونکہ آپ نے ریشنلزم اور اسلام واحد حقیقت کے دو نام تسلیم کئے ہیں اس لئے آپ نے اسلام کو کچھ نہیں دیا اور نہ دیجئے شادی کی صحت کے طریقہ سے مراد بھی ریشنلزم کا طریقہ ثابت ہوتی تھی۔ اور ریشنلزم کی نگاہ میں شادی کا وہی طریقہ درست تھا جس طریق پر شادی ہو گئی تھی کلمہ شہادت پڑھ کر بھی آپ ریشنلزم پر قائم رہے۔ آپ نے جو اسلام قبول فرمایا اس کا صرف ریشنلزم مفہوم ہے۔ وہ علیحدگی مراد تھی ان لوگوں سے تھی جو اسلام کا مفہوم ریشنلزم کے خلاف مانتے تھے۔

خلاصہ یہ کہ ریشنلزم کے سوا کسی کے لئے بھی آپ نے ہرگز مسیحیت یا اسلام کی عزت نہیں فرمائی۔ آپ کا اسلام ریشنلزم اور آپکی ریشنلزم اسلام ہے۔ آپ ہی انصاف سے کہیں کہ اہل اسلام نے جو آپ کی اپیل کے جواب تحریر فرمائے ان کو آپ نے کیا عطا فرما دیا اور آپ نے اسلام کا کیا قبول کر لیا؟ ظاہر ہے کہ کچھ نہیں۔ کیا یہ آپ جیسے شخص کی شان ہے کہ پبلک کو ناحق ایسے وعدے دیوے جن کو کبھی پورا نہ کیا جائے؟

ریشنلزم

آپ نے ریشنلزم کو بلا شک مسیحیت و اسلام پر فوقیت دے رکھی ہے۔ آپ ریشنلزم پر مسیحیت و اسلام کو قربان کرنے پر تیار ہیں پر مسیحیت و اسلام پر ریشنلزم کا نقصان اٹھانے کو تیار نہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ ہم مسیحیت و اسلام کے حقوق کے محافظ ہیں اور اسلام و مسیحیت کو واحد حقیقت مانتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کے مفہوم کی ریشنلزم پر ہرگز مسیحیت و اسلام کو نثار کرنے پر آمادہ نہیں۔

آپ کو یاد کراتے ہیں کہ ہم مسلم و مسیحی کے ایسے منکر و مخالف نہیں جیسے کہ آپ نے کہا ہے۔ اور نہ ہم ریشنلسٹ ہونے کا انکار کر سکتے ہیں۔ ہم ہیں اور آپ بھی ریشنلزم کے مفہوم میں اور ریشنلزم کی عزت و توقیر کے درجہ میں فرق کر آپکو یاد ہوگا کہ ہر فرد بشر ایک ریشنل وجود ہے لہذا وہ ریشنلسٹ ہے۔ اس لئے آپ کسی مسلم و مسیحی کو ریشنلسٹ ہونے کے حق سے محروم نہیں کر سکتے۔ پھر آپ کی ریشنلزم اور ہماری ریشنلزم میں کیا فرق و تمیز ہے؟ یہ ایک سوال ہے جس کے جواب پر آپ کے فیصلہ کی توقیر منحصر ہے۔

ریشنلزم کیا ہے؟ یہ یورپ کے بعض مسیحیوں کے اس مذہب کا نام ہے جنہوں نے تمام مسیحیت کو انسانی عقل و دلیل سے تطبیق دینے کی کوشش کی اور ظاہر کیا کہ دین دنیا میں صرف انسانی عقل ہی ہے۔ ہم جب الہام و معجزہ وغیرہ سپرنیچرل حقائق عقل انسانی کے موافق نہیں ہیں۔ آپ کی ریشنلزم انہیں مسیحیوں کی تقلید ہے۔

اشتہار

ذیل کی کتابیں بی کریمن بک سٹور سے معرفت ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ دیری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں۔

پنجابی زبور　　　　سروس مجدساگ
〃　　〃　　　　اُردو دھرم نیالا
〃　　〃　　　　اُردو
〃　　〃　　　　اُردو کیپر کی جلد

ضرورت

مجھے ریاست بہاولپور میں ۲۰۰ مربع زمین کو آباد کرنا منظور ہے جس میں نہر کا پانی موسم گرما میں عام ملتا ہے۔ اور ایک چاہ جاری ہے۔ دیگر پانچ چاہات کی تعمیر زیر تجویز ہے میں نے سنا ہے کہ پنجابی عیسائی بہ نسبت دیگر قوموں کے زیادہ محنت کش ہیں اور خوشی سے زراعت پیشہ میں داخل ہوتے ہیں

سو اگر میرے پاس جو لوگ آنا چاہیں تو بذریعہ خط و کتابت ہر ایک امر سے ان کی تسلی کر سکتا ہوں

نوٹ

تحریر بالا کی تصدیق جناب پادری طالب مسیح صاحب چرچ مشن ملتان کرنے کو تیار ہونگے۔

پتہ:۔ مرزا احمد بخش زمیندار لوہاری دروازہ چوک چھینک شہر ملتان۔

منادی شہر میں کردو

دی منی ہوپ سینٹ بہارستان ہمالیہ پہاڑوں کے تحفے بکفایت طلب فرماویں

خالص تازہ صاف شہد فی من دو پونڈ عہ

ایک من پونڈ ۸

خالص صاف سلاجیت خر طبیعتی ڈبی ۲ تولہ

خالص چربی ریچھ جو ہر ایک درد کو مستقی ہے فی ڈبہ چھٹانک ۴ پونڈ

خالص ہرپی چیتا تانی شیرنی چھٹانک من ہوچرے سے سیر

زیادہ ریچھ جو مردمی اور سستی کی بیماری ہیں کام آتا ہے سالم زائد ہے

پتا ریچھ فی تولہ عہ

پیچی پہاڑ کا زیرہ نہایت خوشبودار فی پونڈ ۱۲

گل بنفشہ تازہ صاف فی پونڈ عہ

سپید چشم۔ اس کے استعمال سے آشوب چشم دھند جالا دور ہو جاتا ہے۔ بوٹیوں کے رس سے تیار کیا گیا ہے فی ڈبی ۴

خالص تازہ سونف فی ڈبی یک چھٹانک

بوقت آرڈر اخبار کا حوالہ ضرور دیں

خیرخواہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

دی منیجر منی ہوپ سینٹ بمقام ڈلہوزی پنجاب

قارئین کا شکریہ:۔ ہمالین ہیپیہ

روگ کا گھر کھانسی اور مہاراجہ صاحب کا شکریہ

جناب مہاراجہ صاحب نیو ڈیر جیت۔ برلا گگر ضلع سہلیوں سے تحریر فرماتے ہیں۔

آپ کی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے میں مشکور ہوں اس دوا سے میری کھانسی بالکل رفع ہو گئی مجھے سات خوراک سے زیادہ پینے کی نوبت ہی نہیں آئی کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دے رہی تھی۔ اس وجہ سے دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بلغم کے رفع کرنے اور کھانسی کے دور کرنے کے لئے یہ ایک ہی دوا ثابت ہوئی۔

قیمت فی شیشی کلاں عہ شیشی خورد ۸ محصول ڈاک

ادویات ہر ایک جگہ دوا کا نداروں سے اور ہمارے ایجنٹوں سے ملیگی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمایئے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

ضرورت

ہم کو ایک کاپی انڈین لیٹی کورس کی ضرورت ہے جو کہ ۱۸۹۵ء میں شائع ہوئی اور جس میں ایک تحریر محمد صاحب کی زندگی کی بابت مسز ایمپیف پادری جے ڈی بیٹے صاحب کی تھی اگر کسی کے پاس ہو تو ہم کو بذریعہ خط خبر دیوے کہ کس قیمت پر ہم کو دے سکتا ہے۔

المشتہر ڈاکٹر ڈی ایم دیری صاحب لودیانہ۔ پنجاب

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب۔ رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادوں کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آئد قیمت ۴ روپے ۶ ر ۔

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کیپی سل ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ہکیسن صاحب کی کوشش جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲ ر ۔

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینگی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی قیمت ۴ ر ۔ ۸ ر ۔ اور ۱۲ یہہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے ۔

خاندانی فرائض } ۱۲ صفحے قیمت اردو ۴ ر ۔ ۸ ر ۔ ۱۲ ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجائینگی ۔

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر بائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ۔ اس کتاب کی قیمت صرف ایک پیسی ہے ۔

جغرافیہ بائیبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے یہہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنیریوں اور بائیبل ٹریننگ سکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہیئے ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فی جلد۔ فارسی اردو ۹ ر ۔

دائی گری - من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اردو ۲ھ۔ فارسی اردو ۳ھ ۔

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے ۔

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیکا دے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اردو قیمت ۸ ر یہہ کتاب دوبارہ چھپ کر تیار ہوگئی ہے ۔

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا ترجمہ ڈاکٹر سید غلام حیدر خان چشتی اور مس لیٹے برلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی ہوگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے صاف طریقے سے لکھی ۔

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم جاتی نہیں۔ (۳) ہم جاتی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کس طرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے۔ (۱۰) کس طرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) بُری خوراکیں (۱۵) ہدایت خوراک۔ (۱۶) چرا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) نشے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کانی ورزش۔ (۲۱) گھر اور احاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت۔ قیمت ۴ ر ۔

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک - - [illegible]

ہندوستان پنجاب سے مع محصول ڈاک - - [illegible]

ہندوستان و پنجاب سے مع محصول ڈاک پیشگی - [illegible]

غیر ممالک سے مع محصول ڈاک - - - [illegible]

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ایک روپیہ کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذ پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحب حاشیہ پر نیچے بہت سا مضمون لکھتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ پر ہی ختم کرنا ضروری ہے۔

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ [illegible]

صحت بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانہ جات

یہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے۔ اس سال مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ و مکمل بنانے کی غرض سے تجویز کی ہے کہ ہائی سکول سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں۔

شرح خرچ خوراک ہر طالب علم [illegible] ماہوار

اگر ایک خاندان سے دو ہوں [illegible] ماہوار

اگر ایک خاندان سے تین ہوں [illegible] ماہوار

وصولی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ و ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن کشا کر کے کوئل ہورو ہیرام وغیرہ بھی تیار رہتے ہیں۔

قیمت جن کشا [illegible] سے [illegible] تک

قیمت کرہ کرال [illegible] سے [illegible] تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر اپریل اور جولائی و اکتوبر و جنوری کو زبان انگریزی اور اردو والہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں عیسائی ملکی خبریں کرسچن لیڈروں کے مضامین اور ہندوستانی کرسچنوں کے سب شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ بحساب تنخواہ خریداران کے [illegible] سے [illegible] اور دو پہ۔ نمبر بورڈ ایڈیٹر مخزن مسیحی چھپا ہوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ لاہور

[illegible] کے پہلے پنجاب بیمہ پراونشل ڈسٹرکٹ کے ذریعے جاری ہوا

جاری شدہ [illegible] — رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۶

ہندوستان بھر میں اس قسم کا یہ پہلا پراویڈنٹ فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کے لئے جاری ہے۔ اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچاس ہزار ہے۔ بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے۔ انشورنس ایکٹ کے مطابق ۲۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا ہے تا وقتیکہ رقم ۵۰ ہزار تک نہ پہنچ جائے۔ اس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق ہو سکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں۔ نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے۔

خواہ اردو خواہ انگریزی میں پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں

بخدمت مینجنگ ڈائرکٹر

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ انارکلی لاہور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں ہونے چلنے کا قصد رکھتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں بھی ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چہ زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۰ اور جارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ بخصوص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی خواہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے پچھلے نمبر مفت نمونہ دیا جاتا ہے۔

درخواستیں بنام پادری ای ایم وہیری صاحب ٹی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

پادری ای ایم وہیری صاحب نے جو کہ ایڈیٹر نورافشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] چھپا۔